

سالانہ قیمت ۸؍ (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمعیل صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر
رمینو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینجر

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام مینجر صاحب ہونا چاہئے۔
اور مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹر رسالہ
فرماکر ممنون فرمائیں ✣

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے -- ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء	نمبر ۴۲

غزل

از قلم نصیر کرنالوی

فیضِ توصیفِ جمالِ عیسیٰ مختار سے ۔۔۔ بہتریں مطلع ہے میرا مطلعِ انوار سے
حشر کا ساماں ہوا ہے وصفِ قدِ یار سے ۔۔۔ آج کیا کیا فتنے برپا ہیں مرے اشعار سے
اب نقاہت اس قدر ہے عشق کے آزار سے ۔۔۔ میں دبا جاتا ہوں بارِ سایۂ دیوار سے
چشم مستعجل ہے یا رب جلد ہو یوم النشور ۔۔۔ مضطرب ہوں انتظارِ وعدۂ دیدار سے
غافلوں کو ہے خمارِ معرفت سے اجتناب ۔۔۔ پوچھئے کیفیتِ مستی کسی ہشیار سے
پاکبازوں کو نہیں مطلق دل آزاروں کا خوف ۔۔۔ خوبیٔ گل کو نہیں نقصاں وجودِ خار سے
بن گیا قبلہ نمائے کعبۂ محرابِ چشم ۔۔۔ کس قدر رغبت ہے دل کو ابروئے خمدار سے
کثرتِ داغِ جنوں سے ہو گیا ہوں میں امیر ۔۔۔ یہ درم مجھ کو ملے ہیں عشق کی سرکار سے

تند خو کو ہے عداوت خوش مزاجوں سے نصیرؔ
لاگ ہے بادِ خزاں کو خندۂ گلزار سے

مدانیہ میں اتحادی جرنیلوں اور عصمت پاشا کے مابین منگل کی صبح سے شام تک بات چیت ہوتی رہی اور بدھ وار کی صبح کو پھر شروع ہوئی ✣

موسمِ گرما میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا

موسمِ گرما میں بھی ٹھنڈی ہوا ۔۔۔ چل رہی ہو جب نسیمِ جانفزا
دُور سے آوے لپٹ خوشبو بھری ۔۔۔ بھینی بھینی ہو ہوا راحت رساں
ہوں چنبیلی اور چمپا ساتھ ساتھ ۔۔۔ ہو کنارِ آبِ جو اور سبزہ زار
ہووے کوئل آشیانہ میں بجواب ۔۔۔ پھر نہ دیکھوں غیر کو میں اس گھڑی
مجھ کو دیکھیں جب جوانانِ چمن ۔۔۔ بھول جاویں عامرہ کے قیس کو
اللہ اللہ کیا عجب منظر ہے یہ ۔۔۔ ذکرِ حق میں میں جھکوں با صد ادب
چھوٹے پودوں کی نہ پوچھو بات تم ۔۔۔ برق بن جاتا ہوں اُن کے ساتھ میں
ہو چمن میں لطفِ حق چھایا ہوا ۔۔۔ دیکھنے قابل ہو۔ کشتِ موتیا
مغز تر تازہ اور جی ہو خوش بڑا ۔۔۔ ہو زمیں پر باغِ جنت کا مزا
ہو رہی۔ مشاطۂ شبنم منہ دُھلا۔ ۔۔۔ پاس اپنے ہو مسیحا بھی کھڑا۔
اور آتی ہو۔ نہ بلبل کی صدا ۔۔۔ مست وش پھرتا ہوا اور جھومتا
اُن کی حیرت کی نہ ہووے انتہا ۔۔۔ میری وحشت پردہ دیں سر کو پھرا
قدرتِ حق کا ملے ہے یاں پتا ۔۔۔ ہاتھ کھولوں عجز سے بہرِ دُعا۔
جب ہلاتی ہے اُنہیں۔ بادِ صبا ۔۔۔ بعدِ فرصت نظم لیتا ہوں۔ بنا

مارِ آستین

دوسرا سین

ایوب کا مکان

(ایوب ۔ حاسد اور ایوب کی بیوی سودا بہ بیٹھے ہوئے شراب نوشی کرتے ہیں۔ نظر بٹو ملازم کھڑا ہے۔

ایوب۔ لوگ کہتے ہیں کہ شراب حرام ہے۔ لیکن جو اس نعمتِ غیر مترقبہ سے محروم ہے از بس ناکام ہے بقول مخفی ؎

بادہ در خور کہ دریں بزم گہ حادثہ خیز
ہرچہ جز بادہ بود جملہ حرام است اینجا

(جام ہاتھ میں لے کر)

اے عرقِ روح افزا تو محفلِ عیش کی آرائش ہے
تو چشمۂ کوثر کی زیبائش ہے ؎

تم پُرجوش کی مانند میرے سینے کو
اپنی تاثیر سے یک لخت منور کر دے

حاسد۔ مجھکو خاکِ درِ میخانہ بنایا ہوتا
یا میری خاک سے پیمانہ بنایا ہوتا

سودابہ۔ اے جامِ شراب!
دہر سے نقشِ غم و یاس مٹایا تو نے
رنگِ عشرت کا سے محفل میں جمایا تو نے
دلِ مغموم کو مسرور بنایا! تو نے
شعلۂ حسن چمن میں نہ دکھایا تو نے
ورنہ بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا

ایوب۔ دے خدا دولت اگر لازم نہیں ہے اجتناب
منعقد مجلس ہو اور ہو ہاتھ میں جامِ شراب
بادہ نوشوں کو یہاں مطلق نہیں خوفِ عذاب
دیکھ لینگے زاہد احب آئیگا یوم الحساب
غم غلط ہر دم ہو دنیا سے فراموشی رہے
رنگِ محفل ہو جما اور شغلِ مے نوشی رہے

نظر بٹو۔ ہمارے آقا بھی عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہیں۔ سمجھ میں بالکل ادھورے ہیں۔ حاسد جیسے نامعقولوں کا دم بھرتے ہیں اور یہ خوشامدی کتے ان کو اُلّو سمجھ کر بے استرے کے حجامت کرتے ہیں۔

(محمود داخل ہوتا ہے۔ سائڈ میں)

محمود۔ نشۂ خودی میں سرشار انسان کو بُرے بھلے کی تمیز نہیں۔ اپنے بڑوں کی عزت عزیز نہیں۔ دولت کا نشہ آنکھوں میں ایسا چھایا ہے کہ خیالِ ثواب و عذاب دل سے بُھلایا ہے۔ اپنی ہستی کی مطلق خبر نہیں۔ انجام پر بالکل نظر نہیں۔ (ظاہر ہو کر) والدِ نیک نام! سلام کرتا ہے یہ غلام

ایوب۔ سلام سلام کس طرح آنا ہوا۔ بول میرے حکم کے مطابق شریکِ عیش ہونے پر آمادہ ہے۔ یا میرے خیالات کی آگ پر اور آبِ نصیحت چھڑکنے کا ارادہ ہے۔

محمود۔ والدین ہمیشہ اولاد کو نیکی کا راستہ بتلاتے ہیں۔ مگر آپ باپ ہو کر مجھ کو جہنم کی غار میں گراتے ہیں۔

ایوب۔ نہیں ہم تجھ کو طرزِ معیشت سکھاتے ہیں

محمود۔ جس میں نہ خوفِ عذاب ہے نہ پروائے ثواب ہے۔ ایسی زندگی سے اجتناب ہے۔

ایوب۔ کیا تُو میرے خیالات میں شریک نہیں؟

محمود۔ ابا جان آپ کے خیالات ٹھیک نہیں۔

ایوب۔ میں تجھے پھر سمجھاتا ہوں راہ پر لاتا ہوں۔

محمود۔ اس نصیحت سے میں گھبراتا ہوں۔ بلکہ آپ کو نیکی کی راہ بتاتا ہوں۔

ایوب۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ کیا میں نے تجھے اس لئے پالا تھا کہ تو آج میرا مقابلہ کرے

محمود۔ گستاخی معاف۔ کیا آپ نے مجھے اس لئے پالا تھا کہ آپ میری زندگی کو تباہ کریں۔ دین و دنیا میں روسیاہ کریں۔

ایوب۔ بس خاموش او دریدہ دہن۔ نرمی کو بالائے طاق رکھ کر سختی سے کام لونگا۔ دیکھوں تو شراب پینے سے کس طرح انکار کرتا ہے۔

محمود۔ باپ کو بیٹے پر ناجائز سختی کرنا زیبا نہیں

ایوب۔ تجھ سے میرا دل بالکل نا امید ہے۔

محمود۔ بیٹے کو بدی کی ترغیب دینا محبت پدری سے بعید ہے۔

ایوب۔ میں جبراً تیرے حلق میں شراب ڈال دونگا۔

محمود۔ میں اسے کس کی تے کی طرح باہر نکال دونگا۔

ایوب۔ گھر سے نکال دینے کے لئے تجھ پر جبر کرونگا

محمود۔ میں اس پر بھی صبر کرونگا۔

ایوب۔ (غصہ میں آکر) ؎

لگائے گا نہ منہ سے گر تو فوراً جامِ جم میرا
سرِ محفل تو دیکھیگا ابھی ظلم و ستم میرا

محمود۔ مرا دل چاک کر دو یا کہ سر کر دو قلم میرا
نہیں ہلنے کا استقلال سے ہرگز قدم میرا

ایوب۔ دمِ خنجر سے تیرا آج سینہ چاک کرتا ہوں
ملا کر خاک میں تجھ کو میں قصہ پاک کرتا ہوں

(ایوب خنجر نکال کر مارنا چاہتا ہے۔ منصور پستول لئے ہوئے آتا ہے۔)

منصور۔ خبردار۔ او بزدل نابکار۔ اگر تو نے اس بچے پر ہاتھ اُٹھایا تو یاد رکھنا کہ میں نے تیرے دماغ کو اس پستول کا نشانہ بنایا۔ دیوانے کتے تیرے سر کے پرزے پرزے اُڑا دونگا۔ تیرے جسمِ ناپاک کو خاک و خون میں ملا دونگا تیری روحِ ملعون مغفرت کے لئے ترسیگی۔ مرقدِ منحوس پر تا قیامت لعنت برسیگی۔ آسمان تیرے حالِ زار پر خون روئیگا۔ تیرا طائرِ جان تا حشر آرام سے نہ سوئیگا۔ بے مروت۔ بے غیرت بیدرد اپنے معصوم بچے پر ہاتھ اُٹھاتا ہے نامرد۔ اس گوہرِ نایاب کو تباہ کرنے والا کیا تو ہی ہے (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۲۰ - اکتوبر ۱۹۲۲ء

حصول قوت فتح کی شرط ہے

ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کے لئے یہ کرتے ہیں۔ ۱ کرنتھ ۹ : ۲۵ +

کل ہم نے ناکام خدام انجیل کا ذکر کرکے عبادت ختم کی تھی۔ میدان خدمت میں انجیل کے کسی خادم کا ناکام ہونا سخت ندامت آمیز ہے۔ اسی پر محدود نہیں۔ بلکہ خدا کی تمام فوج کو جو اس خادم الدین کے متعلق کام میں شریک ہوتی ہے اس ندامت میں شریک بتلایا تھا۔ ایک عکن کے سبب سے اس کی تمام فوج نے دشمن کے ہاتھ سے نقصان اُٹھایا تھا۔ ایسے ہی تعجب نہیں کہ ناکام خادم دین کی کسی کمزوری کے سبب سے اسے فتح نصیب نہیں ہوئی آج کی آیت میں ایسے کمزور خدام کی کمزوری کا علاج پیش ہوا ہے۔

آیت زیر نظر میں پولس رسول نے ایک مثال حصول قوت کی دی ہے۔ وہ مثال پہلوان کی زندگی اور اُس کے پرہیز کی ہے وہ لوگ جو پہلوانی کرتے بغرض فتح کا تاج اور سہرا حاصل کرنے کے کرتے ہیں وہ سخت مشقت اور کشتی کرکرکے قوت کو بڑھاتے رہتے ہیں سنکاس قوت کی سخت حفاظت کرتے رہتے ہیں وہ ان عیاشیوں سے پرہیز کرتے رہتے ہیں جن میں دوسرے لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ مقوی غذا کھاتے اور مشقت سے اسے ہضم کرتے ہیں آخر کار وہ قوت کو پالیتے ہیں نہایت قوی ہوجایا کرتے ہیں جن کے مقابل ہونا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہوتا۔

ہر ایک مسیحی خادم مسیحی خدمت کے اکھاڑے کا پہلوان ہے۔ اُس نے صرف جسمانی و ذہنی و دینی و اخلاقی قوت کو ہی نہیں بڑھانا اُس نے صرف دنیوی زندگی کی مشقت کے ساتھ ہی کشتی کرکرکے قوت و طاقت کو نہیں بڑھانا بلکہ روحانی قوت و زور کو بھی حاصل کرنا ہے اُس نے ہر حالت کی قوت و طاقت میں قوی ہونا ہے۔ کیونکہ اس نے ہر لیاقت و قابلیت و طاقت کے لوگوں سے کشتی کرنا ہے۔ لہذا مسیحی خادم کو ہر ایک طاقت و لیاقت پر قابو پانا ہے۔ اس بات کو حق جاننا قوت و طاقت ہی فتح کی شرط ہے ہم دوسرے کے مقابل کیا ہیں؟ ہماری اور دل کے مقابل جسمانی طاقت کیا ہے۔ دوسروں کے مقابل ہماری علمی طاقت و لیاقت کیا ہے۔ دوسروں کے مقابل تعدادی طاقت کیا ہے۔ اوروں کے مقابل ہماری مالی طاقت کیا ہے اوروں کے مقابل ہماری اخلاقی طاقت کیا ہے۔ کیا ہماری قوت و لیاقت محض کمزوری کے سوا کچھ اور معنے بھی رکھتی ہے؟ ہم نے اپنی قوت و طاقت کو بڑھانے کی کیا تدبیر کی ہے! اگر ہمیں اپنی کمزوری کا احساس ہوا ہے تو اُسے دور کرنے کی کیا حکمت سوچی ہے؟ کیا آپ نہیں سوچتے کہ آپ کی کمزوری خدا کی بادشاہت کا محض نقصان ہے؟ اگر ہمیں ہماری کمزوری کا انجام معلوم ہوچکا ہے تو آپ کمزوری کو دور کرنے کے اسباب پر نگاہ ڈالیں۔ اگر آپ کو جسمانی قوت کو حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کسی پہلوان سے کشتی کرنا شروع کریں۔ اگر آپ کو علمی طاقت کی ضرورت ہو تو آپ کسی قابل اُستاد سے تعلیم لینی شروع کریں اگر آپ کو مذہبی قوت کی ضرورت ہو تو آپ یسوع مسیح کا جوا اپنے پر اُٹھالیں۔ آپ کو جیسی طاقت کی ضرورت ہے آپ ویسی غذا کھائیں۔ اگر آپ نے بد روحوں پر غالب آنے کی قوت پانی ہے تو آپ یسوع مسیح کو جو خدا کی قدرت ہے۔ اپنی زندگی میں پالیویں۔ یسوع مسیح اور اس کی انجیل کے ساتھ فتح ممکن ہو۔ اور فتح پانے کے لئے دوسرے وسائل ناقص ہیں۔

لاہور پرسبٹری کے اجلاس

مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء کی شام سے نولکھا کلیسیا کے عبادت خانہ میں لاہور پرسبٹری کے اجلاس شروع ہوئے۔ خداوند کے خدام کی شمولیت معقول تھی۔ پرسبٹری کے اجلاس میں ہندوستانیت کا غلبہ تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا تمام ملک میں خود داری اور بیداری کی روح پیدا ہے تو پرسبٹری کیوں پیچھے رہے جن معاملات کا پرسبٹری میں تصفیہ ہوا ہے ان میں سے کلیسیا اور مشن کے باہمی اتحاد اور رشتہ کا معاملہ معنی خیز تھا۔ باقی کارروائی معمولی تھی۔ جس سرعت و تیزی کے ساتھ پرسبٹری کے اجلاس نے تمام معاملات کا ان اجلاس میں تصفیہ کیا پیشتر کبھی ہماری آگاہی میں نہیں آیا۔ یہ صرف پرسبٹری کے ماڈریٹر صاحب کے انتظام کی خوبی تھی کہ معاملہ پیش ہوا اور اس پار یا اُس پار۔ اگر پرسبٹری ہمیشہ اسی طریق سے کام کیا کرے تو کسی صاحب کو پرسبٹری کے اجلاس میں شمولیت کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

مشرق قریبہ اور ملک ہند

اہل بصیرت اسباب کو نہایت غور و فکر سے دیکھتے آرہے ہیں کہ ملک ہند کے مسلم اخبارات نے تو مسلموں کی حمایت میں اور مسیحیوں کے خلاف لکھنا ہی تھا بجز مشرق قریبہ میں مسلموں اور مسیحیوں کے حقوق معرض خطر میں مبتلا ہیں۔ مسلم ہونے کے اعتبار سے ہند کے مسلمانوں کا حق تھا کہ معاملات ٹرکی اور انگورہ کی طرفداری میں لکھیں۔ ان کے حقوق کی محافظت میں

صدائے احتجاج بلند کریں۔ چنانچہ مسلم اخبارات ایسا کر بھی رہے ہیں۔

لیکن جب ہندو صاحبان کے قوم پرست اخبارات کو دیکھا جاتا ہے تو وہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کا پاس کر کے ایشیائے کوچک کے مسلمانوں کی ہی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ مشرق قریبہ کے تمام عیسائیوں کی تباہی اور ہلاکت پر ایک حرف برابر ہمدردی کا اظہار نہیں کیا ہے بلکہ مسلم بھائیوں کی زیادتی پر کبھی افسوس تک نہیں کیا ہے۔ اگر دو اخبارات نے آج تک ہمت افزائی کی تو مسلم بھائیوں ہی کی۔ اگر چندے دیئے تو مسلمانوں کو دیئے۔ اگر تعریف و ستائش کی تو مسلمانوں کی اور ہم نہیں کہتے کہ انہیں کرنا نہیں چاہئے تھا۔ مگر ہندوستان کے ۴۰ لاکھ مسیحیوں کے جذبات کا خیال کر کے ایشیا روم اور بصرہ و بغداد کے اور کنعان و سوریا کے مسیحیوں کی ہلاکت و تباہی پر آج تک قوم پرست اخبارات نے افسوس تک نہیں کیا۔ ان کی مصیبت کو ایک حرف ماتم تک خرچ نہیں کیا۔ الٹا ان مصیبت زدوں کے خلاف لکھتے رہے ایشیائے کوچک کے یونانیوں کی ہلاکت پر خوشی مناتے رہے۔ اگر قوم پرست اخبارات نے یہ کام مسلم جذبات کی تعظیم میں کیا کہ وہ ہند کے مسلموں کو سوراجیہ کے حصول کے لئے اپنے ساتھ رکھیں تو ہم یہ بات ضرور کہینگے کہ قوم پرست اخبارات نے ہند کے ۴۰ لاکھ مسیحیوں کے جذبات کا نہ صرف پاس نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے مشرق قریبہ کے مسیحیوں کی تباہی پر خوشیاں منا کر ہند کے مسیحیوں کے جذبات کو سخت زخمی کیا ہے۔

قوم پرست اخبارات کا یہ ایک طریق عمل ہند کے مسیحیوں کے لئے سوراجیہ کی تفسیر ہے۔ اگر قوم پرست اخبارات کو ہندوستان میں بھی اتحاد قائم کرنے سے غرض ہوتی تو وہ نہ صرف ہند کے ۴۰ لاکھ مسیحیوں کے جذبات کا پاس کرتے بلکہ ہند کے مسیحیوں کے جذبات کو زخمی کر کے اُنکے دل میں ہرگز نفرت پیدا نہ کرتے۔ شاید قوم پرست اخبارات کی پالیسی میں ہند کے مسیحی شامل نہیں ہیں۔

جنگ کے بعد ذہنی ترقی

جنگ یورپ سے جو مال و جان کو نقصان پہنچا ہے اُس کا صحیح شمار و موازنہ کرنا آسان نہیں اسکا موازنہ سینکڑوں برسوں تک ہوتی رہیگی اس جنگ نے اقوام دہر میں خصوصاً مزدوری پیشہ اصحاب میں جو بیداری و ہوشیاری و خودداری کی روح پھونکدی ہے اسے اب قابو کرنا اور لوگوں کو پھر خواب غفلت میں سلا دینا ہرگز آسان کام نہیں ہے۔ یہ جنگ ایک طرف اگر سرمایہ داروں کے لئے خدا کا ڈنڈا تھا تو دوسری طرف مزدوروں کے لئے بھی تربیت کی چھڑی بن گیا۔ ان دو بیّن نتائج کے ساتھ اب ایک تیسرا نتیجہ جنگ دنیا کی نظروں میں یہ آ رہا ہے کہ اقوام دہر میں ذہن انسانی کی انتہائی نمائش پائی جاتی ہے۔

جنگ سے پیشتر موٹر کاروں ہوائی جہازوں، زپلینوں وغیرہ نے دنیا تمام سا کرتی تھی مگر جنگ کی آگ نے ذہن انسانی کی قابلیت اور طاقت کو چھپانے والے تمام پردے جلا ڈالے اور ٹوک ٹوک فنا کر ڈالا۔ اُس کے تمام خفیہ فنون اور پوشیدہ حکمتیں ظاہر فرما دیں۔ جسے دیکھ دیکھ کر اہل دُنیا دنگ تھے۔ پر جنگ کے بعد بھی قدرت کا یہ جادوگر خاموش اور بیکار نہیں بیٹھا۔ اختتام جنگ کے دن . . . سے آج کے دن تک اس نے سینکڑوں چٹکلے اور ہزاروں شعبدے تیار کر لئے ہیں بمشکل سے کوئی ہفتہ خالی گیا ہوگا جس میں ذہن انسانی کے کسی نئے ہتھکنڈے کی خبر نہ ہو۔ حتی کہ انسان اب بغیر موٹر پاور کے ہوا میں پرواز کرنے لگے ہیں۔ یہ تو مغربی دُنیا کے قصے ہیں۔

مشرق میں وہی خرگوش کی تین ٹانگ ہیں۔ مشرقی لوگوں کی اُلٹی ترقی ہے۔ وہ موجودہ تہذیب و شائستگی کے بغیر ملکی انتظام چلانے کے در پے ہیں۔ وہ چرخے کے گلوڑوں کو جرمن توپ کے گولے سمجھ کر لنڈن پر برسا کر انگلینڈ کی تباہی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ اپنے چرخہ کو مشین گن سمجھ کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ وہ لارڈ ریڈنگ کو چرخہ دکھا دکھا کر سوراج طلب کر رہے ہیں۔ یہ ذہن انسانی کے ہی کرتب ہیں۔ اسے کیا سمجھا جائے۔

پولیٹیکل رہنما

ہمیں یہ دیکھ کر کمال مسرت ہوئی ہے کہ قادیان سے "پولیٹیکل رہنما" کا بھی ظہور ہوا ہے۔ اس کے دو نمبر شائع ہو چکے ہیں جن میں تیاب صاحب نے اپنی قابلیتوں کو خوب رنگ چڑھایا ہے۔ ماہواری رسالہ ہے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ ہے۔ ضخامت ۴۴ صفحہ کی ہے۔ سالانہ قیمت سو اور سو سے زیادہ آمدنی کے اصحاب کے لئے مبلغ پانچ روپیہ ہے اور سو سے کم آمدنی کے اصحاب کے لئے ساڑھے تین روپیہ ہے۔ غربا بشروط کے لئے مفت ہے۔ جو صاحبان آجکل کے پولیٹیکل گرد و غبار میں قادیانی رہنما کی پولیٹیکل رہنمائی کے طالب ہیں وہ سالانہ چندہ پیشگی بھیجکر ایم۔ اے۔ جی۔ تیاب صاحب مینجر پولیٹیکل رہنما قادیان سے رسالہ طلب فرمائیں۔

شفق

اخباری دنیا کو ایک نیا ماہوار رسالہ شفق کی آمد مبارک ہو۔ یہ رسالہ زیر سرپرستی پروفیسر مولوی محمد نعیم الرحمن صاحب ایم۔ اے فیلو آف دی مدراس یونیورسٹی و ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن۔ مدراس سے نکلا ہے۔ رسالہ مذکور میں سیاسیات اور غیر خوش آئند مناقشات مذہبی کے سوا ہر قسم کے مضامین شائع ہو سکینگے۔ ہر انگریزی مہینہ کے آخر میں شائع ہوا کریگا۔ حجم رسالہ کم از کم ۴۸ صفحہ کا ہوا کریگا۔ سالانہ قیمت للعہ ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے مضامین اعلیٰ درجے کے ہیں۔ اگر رسالہ اس کینڈے پر رہا تو اس کے مقبول عام ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہے۔ جو صاحبان شفق کے طالب ہیں تو وہ اپنی درخواستیں مہتمم رسالہ شفق مدراس کی خدمت میں روانہ فرمانا چاہئیں۔

روحانی بیداری

بائیس ۲۲ سال کا عرصہ ہوا کہ ینگسن آباد خداوند مسیح کے فضل سے مسیحیوں سے آباد ہوا۔ اس عرصہ میں لوگوں کے دلوں کو تازہ کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً چیدہ چیدہ مسیحی مشنری آتے رہے۔ اور انجیل کی منادی سناتے رہے لیکن حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے صاف ظاہر ہے کہ مسیحی جماعت پر کچھ اثر نہ ہوا۔ یعنی اُن کی محنت پھلدار محنت ثابت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ عید کے چاند کی مانند آئے اور بگولے کی طرح دور ہو گئے اور ان کی آمد سے مسیحی دلوں میں نیک مسیحی (دیندار) ہونے کی امنگ تو پیدا ہو گئی لیکن اس کی نشوونما کے لئے روحانی بارش کی انتظار رہی۔ ینگسن آباد کی کلیسیا کے کان میں بہت مدت سے یہی صدا گونجتی رہی کہ ہم آتے ہیں۔ ہم آئینگے لیکن افسوس صد افسوس کہ اُن کا آنا اصلی آمد میں تبدیل نہ ہوا۔ لیکن خداوند مسیح جو کہ کارساز ہے اُس نے ہرگز ہرگز یہ مناسب نہ سمجھا کہ اُس کے منتظر لوگوں کے پیاسے دل بہت زیادہ مدت تک روحانی پانی کے لئے منتظر رہیں۔ خوش نصیبی سے ینگسن آباد کلیسیا کی خواہش خداوند نے جلد منظور کی۔ یعنی یکم اگست ۱۹۲۲ء کو اُس کا بندہ سائیں صاحب جیس ینگسن آباد میں بن بلائے بلکہ خداوند کی طرف سے لوگوں کی خدمت میں حاضر ہوا سائیں صاحب جیس مرد خدا نے فوراً ہی خداوند کا کام بہت محنت سے شروع کر دیا اور مسیحی کیا۔ یوں کو خداوند کے بیش بہا چشمہ سے سینچکر ...... سرسبز کر دیا۔ آجکل بچہ بچہ تک سائیں صاحب کا نام لیتا ہے۔ اور اُن کی محنت کی داد دیتا ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ سائیں جیس صاحب نے بہت کوشش سے بچے بچے کو خداوند کی تعلیم دی اور ینگسن آباد کے بزرگوں نے ان کو خوب تیار کیا اب وہ بچے خداوند کی دعا اور دس احکام اور عقیدے سے خوب واقف ہو گئے ہیں اور صدق دل سے دعاؤں اور عبادتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور بڑی سرگرمی سے اس امر میں حصہ لیتے ہیں۔ ہر ایک کیا مرد کیا عورت کیا بچہ ہر شام کو مسیح کی خاطر جمع ہو کر دعا اور عبادت میں شریک ہوتا ہے۔ اور سائیں جیس عبادت کراتے ہیں۔ یہ شام کی عبادت سائیں صاحب کی محنت کا نتیجہ ہے اور اُن کے ساتھ دیگر اہل اللہ لوگ بھی دعاؤں میں حصہ لیتے ہیں مثلاً نمبردار رسندو داس اور مسٹر کھیڑا مل وغیرہ وغیرہ۔ یہ عبادت شام کے ۸ بجے گاؤں کی مختلف جگہوں میں باری باری ہوتی ہے۔

ہم سائیں صاحب کے لئے خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ سائیں صاحب کو عمر دراز عطا فرمائے۔ تاکہ اُن کے وسیلے سے بہت سی روحیں بچ جائیں۔ پر خداوند نے عین موقعہ پر بارش بھی برسائی جو ینگسن آباد کی حد تک محدود رہی۔ خداوند نے اس جسمانی بارش کے تھوڑی دیر بعد روحانی بارش بھی برسائی۔ ہمارے خداوند خدا کی تمجید ابد الآباد ہوتی رہے۔ آمین۔

مسٹر جوزف مائیکل نور احمد باشندۂ لاہور نے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کی روحانی تعلیم کے امتحان کے لئے انعام رکھا جو سائیں صاحب جیس کی معرفت تقسیم ہوا۔ خداوند ایسے شخصوں کو جو روحانی ترقی کو دیکھ کر اپنا مال خرچ کرتے ہیں زیادہ برکت بخشے۔ آمین

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو بچا لیا۔ اس کی تمجید ابد الآباد ہوتی رہے۔ آمین۔

ہم سب خداوند سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ سائیں صاحب کو تندرست رکھے اور ہر روز روحانی ترقی بخشے۔ آمین

از پھولا مل۔ سکریٹری۔ ینگسن آباد۔
چک نمبر ۱۳۷۔

آلہی شکوہ

بیٹا باپ کی اور نوکر اپنے آقا کی تعظیم کرتا ہے پس اگر میں باپ ہوں تو میری عزت کہاں اور اگر آقا ہوں تو میرا خوف کہاں۔ رب الافواج کہتا ہے ملاکی ۱۔ ۶۔ خدا تعالیٰ نبی کے ذریعہ اسرائیلیوں کو یاد دلاتا ہے یعنے جبکہ بیٹا اپنے باپ کی تعظیم کرتا ہے اور نوکر اپنے آقا کا خوف مانتا ہے تو میں تمہارا خالق و مالک ہوں تو میری تعظیم کہاں اور میرا خوف کہاں۔ رب الافواج دلوں اور گردوں کا دیکھنے والا ہے۔ تو بھی وہ کیا ہی عجیب رحیم و کریم ہے اور اُس کی محبت کیسی لامحدود ہے۔ جو گنہگار انسان کو راہ راست پر لانے کے لئے انہیں اپنی مرضی سے آگاہ کرتا ہے اور اُن کی بہبودی کا خواستگار ہے۔ چونکہ اسرائیلیوں کا یہ فخر تھا کہ خدا ہمارا باپ ہے۔ لیکن اُن کے دل اپنے خالق و مالک سے دور ہو گئے تھے۔ اور زبان سے تعظیم کرتے تھے۔ لہذا پروردگار دلی تعظیم کا طالب ہوا جیسا مذکورہ بالا آیت سے صادر ہے۔ اس کی روح کا تقاضا بنی اسرائیل پورا نہ کر سکے مگر اسے اکمل طور سے یسوع مسیح نے پورا کیا۔ اُس نے اپنی زندگی اُس کی محبت میں دیدی۔ اور وہ باپ کی عزت و بزرگی کا ایسا خواہاں و جویاں ہوا کہ اُس نے اپنے آپ کو خدا باپ کے عشق میں اور انسان کے فدیہ میں دیدیا۔ تاکہ اُس کے لوگ ازسرنو خدا باپ کی تعظیم کرنا سیکھیں۔ اُس نے لوگوں کے دل خدا باپ کی طرف رجوع کرنے کے لئے چونکہ دعا کرنے کا طریقہ بتلایا۔ جس سے باپ کی تعظیم ہو۔ یعنے اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہیں وغیرہ۔ خداوند مسیح عالم الغیب تھا۔ اُس نے دیکھا کہ انسانی دل نہایت حیلہ باز فریبی و فاسد ہیں۔ سو اُن کے لئے لازمی ہے کہ اپنے خالق و مالک کو پہچانیں۔ تاکہ اپنے جسمانی و روحانی حاجتوں

کے لئے آسمانی باپ سے فریاد کریں۔ جیسا لڑکا اپنے باپ کے پاس جاتا ہے ویسے ہی لوگ اُس کی پوری عزت خوف اور ایمان کے ساتھ فریاد (دعا) کرنے کے لئے باپ کے پاس جانا سیکھیں کہ اُس کی تعظیم ہو۔ وہ قدرتی طور سے ہماری مدد کرنے کو تیار ہے پس دعا کرنے سے پیشتر جاننا چاہئے کہ وہ کون ہے جس سے ہم دعا کرتے ہیں اور کس اُمید سے اور کس طور سے اُس کے پاس جانا چاہئے۔ کیونکہ خداتعالےٰ نے ہر دان یعنے چیتن سوپ ہے۔ جس سے ہم دعا (بات چیت) کر سکتے ہیں۔ چونکہ وہ ہمارا آسمانی باپ ہے اور باپ کی سی خاصیت رکھتا ہے اور اُس کی قدرت و محبت میں کچھ کمی نہیں۔ وہ ایسا باپ ہے جیسا ہمارے آقائے نامدار خداوند مسیح نے بتلایا۔ ایک طور سے خدا سب آدمیوں کا باپ ہے۔ کیونکہ وہ اُن کا پیدا کرنے والا ہے۔ اعمال ۱۷: ۲۶۔ لیکن پُرانے عہدنامہ میں بتلایا گیا ہے کہ وہ خاصکر اسرائیلیوں کا باپ ہے۔ یرمیاہ ۳۱-۹ استثنا ۳۲-۶ ملاکی ۲-۱۰ زبور ۶۵-۵-۳-۱۰-۱۳ امثال ۳-۱۲ مگر نئے عہدنامہ میں صفائی سے بتلا دیا گیا ہے کہ وہ یسوع مسیح کا باپ ہے اور جو لوگ اس میں پیوست ہیں اس کے وسیلہ ان کا بھی باپ ہے۔ گلاتی ۳: ۲۴ تا ۲۵۔ یوحنا ۱: ۱۲ کیونکہ اُن کو نیا جنم اور نیا نام اور اقتدار ملا جس سے وے خدا کے لئے پاک فرزند ٹھہرتے ہیں۔ ۱ یوحنا ۳: ۱ اور ۲: ۶ الا خداوند مسیح میں پیوست ہونے سے ہم میں فرزندیت کا سوبھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ رومی ۸-۳۶- ملاکی ۴: ۶ لہٰذا ہم کو پوری عزت و خوف اور ایمان کے ساتھ دعا کرنے کے لئے خدا باپ کے پاس جانا چاہئے کیونکہ ذاتی سوبھاؤ سے ہم خدا سے دور ہیں۔ لیکن مسیح میں ہو کر ہم نزدیک پہنچائے جاتے ہیں افس ۲: ۱۸۔ یوحنا ۱۴: ۶ عبرانی ۱۰: ۹-۲۰-۲۰۔ لہٰذا اُس کے روبرو نہایت ادب اور تعظیم و تکریم سے جانا چاہئے زبور ۹۵-۶ عبرانی ۱۲: ۱۳ کیونکہ یہ فرزندانہ خاصیت ہے۔ گلاتی ۴: ۶ - بعد یسوع مسیح میں پیوست ہو کر ہم مقبول ہی ہونگے۔ عبرانی ۴: ۱۲ بشرطیکہ ہم صبر و برداشت سے شب و روز دعا کرنے میں مشغول رہیں۔ وہ ہماری مدد کرنے کو تیار ہے وہ اپنی قدرت میں لاثانی ہے۔ اس میں شک نہیں یسعیاہ ۲۶: ۲۰ بزرگوں نے اپنے تجربے سے جانا کہ خدا ہمارا مددگار ہے زبور ۸۴: ۱۱۔ مزید براں خدا کا اظہار یسوع مسیح میں ہو۔ اس سے ہم کو قوی امید ہے کہ وہ ہماری مدد کرنے کو تیار ہے۔ متی ۶: ۲۵ سے ۳۴ رومی ۸: ۳۲۔ چونکہ سب ایماندار بھائی اور ایک خاندان کے ہیں لہٰذا ان کے لئے بھی دعا کرنا ہمارا فرض ہے اعمال ۱۲-۵ چونکہ خداوند مسیح ہمارا رہنما ہے۔ لازم ہے کہ ہم اپنے رہنما کی رہنمائی میں خوف و عزت اور ایمان کے ساتھ دعا میں تا زیست مشغول رہیں۔ تاکہ خدا باپ کی تعظیم ہو اور چند روزہ زندگی کی رفتار کامیابی سے تمام ہو۔ جاگو اور دعا مانگو کہ آزمایش میں نہ پڑو۔ فقط

الراقم۔ بندہ پرتھوی لعل از جلال پور ضلع فیض آباد

کہانی

"میرے پاس وہی آدینگے جن کو میرا باپ میرے پاس بھیجے گا" یہ وہ الفاظ ہیں جن کو ہمارے منجی نے کہا تھا۔ سو خداوند کریم جن کو اپنی خدمت کے قابل سمجھتا ہے انہی کو اپنے پاس بلاتا ہے اور اپنی روشنی دکھاتا ہے۔ ہم ناظرین نورافشاں کے لئے ایک زندہ مثال پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی خدمت کے لئے اوروں کو بھی راست دکھلاتا رہے۔ آمین۔

ریاست خیرپور کے ایک نمبردار کا لڑکا محمد منیرالزمان

کالج میں برائے حصول تعلیم داخل ہوا۔ محمد منیرالزمان کو شروع سے ہی محمدی تعلیم سے خوب آگاہ کیا گیا تھا چنانچہ وہ شروع سے ہی محمدی شرع کا پابند تھا۔ پچھلے سال ماہ دسمبر میں وہ جب قران کا مطالعہ کر رہا تھا تو اُس نے قرآن میں یہ پڑھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔ یہ وہ بات تھی جس سے کہ اس کا اعتقاد اپنے مذہب سے ہٹنے لگا۔ ابھی ۱۹ برس کی عمر ہی تھی۔ وہ کہنے لگا کہ ہائے میں نے اتنا عرصہ نماز پڑھی۔ خدا کے حکموں کو پورا کیا۔ کیا میں غلط راستے پر ہی چلتا رہا۔ ضمیر نے آواز دی کہ مذہبوں کی واقفیت پیدا کر۔ چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ جب تک وہ صراط المستقیم کو نہ پالے وہ چین سے نہ بیٹھیگا۔ سب سے پہلے اُس نے اپنے ہندو دوستوں سے مذہبی باتیں دریافت کرنی شروع کیں۔ ہندو مذہب کے مطالعہ نے اُس کی تسلی نہ کی۔ بدھ ازم کا ارادہ کرنا ہی تھا کہ اُن کے ایک اصول نے (یعنی مذہبی الہام کی کتابیں ڈھکوسلے ہی ہیں) اُس کو اس راستے سے واپس کر لیا۔

اس اثنا میں اُس کے ایک دیوسماجی دوست نے اُس کی حالت کا نظارہ دیکھتے ہوئے مجبور کیا کہ دیوسماجی کتابوں کا مطالعہ کرے۔ لاہور دیوسماج ہیڈ آفس سے اُس نے مختلف کتابیں منگوانی شروع کر دیں۔ مکمل دو مہینے وہ رسمی تعلیم میں پھنسا رہا۔ آخر نہ کچھ حاصل ہونا تھا اور نہ ہوا۔ اُسے شروع سے عیسائیت کے برخلاف بڑی ہی تعلیم دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ یہ لوگ بڑے ہی مغرور ہوتے ہیں وہ ڈرتا تھا کہ اب یہی آخری مذہب رہ گیا ہے جس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے مگر کس طرح سے کرسچن لٹریچر حاصل کیا جاوے

آخر اُس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ بمبئی کے مشہور و معروف اخبار بمبئی کرانیکل میں اس امر کا اشتہار دیوے کہ میں بائبل کا مطالعہ اپنے امتحان کے بعد کرنا چاہتا ہوں کیا کوئی صاحب اُسے اپنے قیمتی وقت سے وقت دے سکتے ہیں؟ محمد منیر الزماں کے پاس ایکدم تقریباً چالیس جوابات موصول ہو گئے۔ وہ حیران تھا کہ کس کو لکھے بغیر اسی اثنا میں اُس نے سالانہ امتحان دیا وہ فائنل ایر کلاس میں ہو گیا تھا کہ کالج میں چند تعطیلیں ہو گئیں جس سے اُس کو گھر جانا پڑا۔ گھر سے جب وہ واپس آیا تو اُس کو ایک خط موصول ہوا جو کہ کالج کے ایک پروفیسر کی طرف سے تھا جس میں لکھا تھا کہ میں آپ کو بائبل کے کچھ حصہ کا مطالعہ کرانے میں مدد دے سکتا ہوں اور آپ کے ہمراہ دعا مانگ سکتا ہوں۔ خدا نے اُس کو اپنے فضل سے اس قدر مضبوط کر دیا تھا کہ اُس نے جلد ہی بپتسمہ لینا تھا۔ مگر اس اثنا میں اُس کو ایک ایسے نیک بزرگ مل گئے۔ جنہوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ تم کالج میں پڑھتے ہو ابھی پڑھائی ختم کر لو۔ پھر بپتسمہ لینا۔ بپتسمہ ایک دنیاوی رسم ہے اس کو بعد میں پورا کر لینا۔ یہ کوئی اتنی ضروری بات نہیں ہے۔ ایمان دل سے لانا ضروری ہے چنانچہ محمد منیر الزماں اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ دنیا میں صرف ایک راستہ ہے جس سے ہم خدا کے پاس جا سکتے ہیں اور وہ راستہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ ڈیوائن ہیلنگ کا وہ پکا معتقد ہے۔ بلکہ اُس کا پکا اعتقاد ہے کہ ہم کو اپنی بیماریوں کے لئے خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ وہ اپنے لوگوں کی ضرور سنتا ہے۔

ناظرین یہ ایک سچی کہانی ہے۔ مسٹر زمان ابھی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ اُنہوں نے خدا کا ہی کام کیا ہے۔ بائبل پڑھانا یا سوالات کا جواب دینا میری طاقت سے باہر ہے۔ یہ طاقت صرف اللہ ہی کے پاس ہے وہ جس کو سمجھانا چاہیے سمجھا سکتا ہے۔

اُس کے دل نے یہ پکا فیصلہ کیا کہ وہ اس نیک دل پادری سے تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ محمد منیر الزمان نے وقت مقرر کر کے بائبل کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا ہے وہ وہاں صرف چند آیتیں پڑھا کرتا تھا اور اپنا زیادہ وقت لمبی لمبی دعاؤں میں صرف کیا کرتا تھا۔ محمد منیر الزماں ڈیوائن ہیلنگ کے مسئلہ کو بالکل نہ مانتا تھا۔ مگر زندہ تجربوں نے اُس پر یہ ظاہر کر دیا کہ یہ بات سچ ہے۔ اس صداقت کو معلوم کر کے محمد منیر الزمان نے آخر ایک دن تمام باتوں کو قبول کر لیا۔ بس پھر کیا تھا حضرت شیطان اُن کے پکے دشمن ہو گئے۔ پہلے دن ہی رات کو نیند تک نہ آئی آخرکار وہ ساڑھے بارہ بجے رات کے نیک دل پروفیسر کے پاس گیا۔ وہاں ہر دو نے مل کر دعا کی۔ اس سے اس کا دل اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اسی اثنا میں اگرچہ اس کو چند عیسائیوں سے ٹھوکریں بھی لگیں مگر خدا نے اُسے گرنے سے بچا لیا۔

ڈیوائن ہیلنگ ہی صرف ایک ایسی بات ہے جس نے اُس کو عیسائیت پر قائل کر دیا ہے۔ وہ کسی مخالف کے سوال کا جواب دینا تقریباً تقریباً گناہ سمجھتا ہے بلکہ وہ یہی کہتا ہے کہ مذہب میں عقل کا ہرگز کام نہیں۔ وہ عیسائیت کی تمام باتوں کو ایمان سے تسلیم کرتا ہے۔

کئی جگہ منادی کی ہے۔ مسٹر زمان کو معلوم ہے کہ مسیحی ہونے پر اُن کے والدین عزیز و دوست اُن کے دشمن ہو جاوینگے۔ مگر اُن کو فخر ہے کہ اس سے وہ خدا کے سچے سپاہی بنجاوینگے کیونکہ کلام پاک میں لکھا ہے کہ "میں ایک لڑائی کرنے آیا ہوں۔ وہ لڑائی تلوار کی نہ ہوگی۔ اس لڑائی سے میں اپنے باپ کے بندوں کو جدا کرونگا۔" سو مسٹر زمان کو فخر ہے کہ وہ جدا کر لیا گیا ہے۔

اس مضمون کے متعلق اگر کسی صاحب نے کوئی بات دریافت کرنی ہو تو منیجر صاحب نورافشاں کی معرفت لکھ کر دریافت کر لی جا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ مسٹر زمان کا پتہ جانتے ہیں۔

خریداران نورافشاں سے التماس ہے کہ وہ مسٹر زمان کے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم اُن کو جلد روحانی بپتسمہ عطا کرے۔ آمین۔

مرسلہ نیاز بہ "میم"

اپنی مدد خود کرنا

عمدہ و نیک لوگوں کی سوانح عمریاں مخصوص طریقہ سے انسانی تعلیم کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ ان میں بعض حضرات ولیوں کے ہمپلہ ہیں۔ اعلیٰ تعلیم۔ اعلیٰ حالات۔ مستعدانہ کام جتنی دلسوزی و دلگدازی سے اپنے لئے اُتنی ہی دوسروں کے لئے ان سب کا ماحصل زندگی ہے جو قابل قدر نمونے اپنی مدد آپ کرنے اور صبر و استقلال کے مضبوط محنت کے وہ پیش کرتے ہیں۔ اُن سے یہ نتیجہ طے ہو جاتی ہے کہ اُن میں سچے نفس کی شرافت اور افعال کی بہادری موجود تھی۔

ہر شخص کو اس دنیا میں پوری آزادی اور اختیار ہے کہ نصاحت سے۔ خود استقامتی سے ذاتی مدد کی قابلیتوں کو ظاہر کرے تاکہ چھوٹے درجے کے لوگ اُن کو دیکھکر اپنے تئیں توانا کریں عزت کے ساتھ خالص ایمانداری و دیانت سے کاروبار پھیلائیں جو شہرت و ثروت کا خاص سبب ہے بڑے بڑے ادیب۔ عالم۔ ذی ہنر و صناع تمام رئیس و امیر بڑے فیاض و دل گردہ والے کوئی پہلے بڑے مرتبے والے لوگ نہ تھے۔ وہ کالجوں۔ اسکولوں۔ دکانوں۔ کارخانوں بڑے آدمیوں کی صحبتوں و خدمتوں کے خدمتگار نہ تھے وہ جھونپڑیوں سے نکلے۔ درجہ بدرجہ محنت و دستکاری قابلیت و ہنرمندی سے آخرکار بڑے آدمی ہو گئے اور اُنہیں ناچار و مجبور غریبوں نے بڑے بڑے دولتمندوں کی جگہیں چھین لیں۔ اگرچہ اُن کی ترقیوں کے راستوں

میں شدید مشکلات حائل تھیں۔

بہت سی حالتوں میں یہ ہے کہ مشکلیں و مصیبتیں اُن لوگوں کے حصول اقتدار میں بڑی موید ہوئیں اور اُن کی محنت کرنے کی قوت کو انہیں دقتوں نے زیادہ تیز و متحرک کر دیا۔ اور جو قوتیں کہ ایک عرصہ دراز سے غافل تھیں اُنہیں ان ہی پریشانیوں نے بیدار کیا۔ آخرکار یہ مزاحمتیں مغلوب و سرنگوں ہو گئیں اور ترقی یابی نصیب ہوئی اور یہ مثل صادق آئی "دُھن کے ساتھ انسان زمین کو آسمان بنا سکتا ہے"۔ مثال کے طور پر **جریمی ٹیلر** کو دیکھو جو ایک حجام کی دُکان سے نکلا؛ اور محنت و ذہانت طباعی کا عمدہ استعمال الہیات کی شاعرانہ بحث میں دکھایا گیا۔

رچرڈ آرکرائٹ موجد مشین بافی۔ **لارڈ سٹروِن** منتخب روزگار چیف جسٹس **ٹرنر** دنیا کا بے مثل نقشہ کش۔ یہ سب پہلے بے حیثیت و گمنام نشان لوگ تھے۔ اسی طرح کوئی نہیں کہہ سکتا کہ **شیکسپیر** کیا تھا۔ اس میں مطلق کلام نہیں کہ وہ چھوٹی اور ادنےٰ حالت سے نمودار ہوا۔ اس کا باپ گلہ بان بھی تھا قصاب بھی تھا۔ شیکسپیر خود اپنی ابتدائی جوانی میں اس قسم کی رذیل خدمتیں انجام دیتا تھا۔

لوگ کہتے ہیں کہ وہ اون بھی بناتا تھا جبکہ بعض مدعی ہیں کہ وہ اسکول میں ملازم تھا پھر محرر رہا۔ بلاشبہ اتنی بات تو ضرور ہے کہ وہ بہت سے آدمیوں کا مجموعہ تھا۔ کیونکہ اُس کے سمندری تجربات کو دیکھ کر بعض بحری سیاح یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ ضرور ملاح رہا ہے۔ جبکہ ایک واعظ یہ کہتا ہے کہ اُس کی تحریر شاہد ہے کہ وہ یقیناً واعظ یا کسی واعظ کا مددگار رہا ہے۔ گھوڑوں کے سوداگر کہتے ہیں کہ اس نے کبھی ضرور گھوڑوں کی تجارت کی ہے۔ شیکسپیر بلاشبہ اس دنیا کے تماشا گاہ میں ایک عجیب و غریب بازی گر تھا جس نے اپنی زندگی میں مختلف روپ بھرے اور سب میں بلا تفرقہ و بلا تردد کامیاب ہوا۔ تمام عمر علوم و فنون کے وسیع دنیا سے جمع کرتا رہا۔ ہر حال میں وہ ایک پکا طالب علم تھا بمحنت محنتی تھا۔ ایسا کہ اس کی تحریریں اس زمانہ میں قومی اثر سے دست بگریباں اور انگریزی قوم کے چال چلن کا صحیح عنوان بتانے میں نہایت کامیاب سبق ہیں۔

مزدوری کرنے والوں میں **برنڈلی** انجنیر **کوک** ملاح۔ **برنس** شاعر نکلے۔ **بن جانسن** کی وجہ سے لندن کی مشہور عمارت **لنکنس اِن** کی اینٹیں اگر فخر کریں تو بجا ہے جس کے ایک ہاتھ میں معماروں کی طرح تھا پہ اور دوسرے میں کتاب رہتی تھی **ایڈورڈ ٹلفورڈ** انجنیر **ہگ ملر** سیاح **کننگھم** مشہور انشاپرداز و سنگتراش **انگو جیس** مشہور مہنت کار مدامتی مشہور مصور **جان گبسن** مشہور سنگتراش چھوٹی چھوٹی حالتوں سے عظیم الشان درزی مرتبہ ہوئے۔

انہیں میں سے **سمسن** ریاضی کا عالم متبحر **بیکن** **آدم واکر**۔ **جان فاسٹر** بڑے معنف کو انشا پرداز ہوئے۔ **ولسن** مصنف کتاب تذکرۃ الطیور۔ **ڈاکٹر لونگ اسٹون** سیاح مشنری **ٹناہل** شاعر۔ ان سب نے چھوٹی حالت سے عروج و اقبال حاصل کیا۔

سر کلو وسلی شوال بڑا بھاری امیر البحر پہلے جوتی ٹانکتا تھا۔ **سیول** فلسفے **گفرڈ** کوارٹرلی ریویو لندن کے ایک مشہور اخبار کا اڈیٹر **ولیم کری** مشنری۔ یہ سب پرانی جوتی ٹانکا کرتے تھے۔ چند سال ہوئے **طامس ایڈورڈ** ایک کامل علم طبیعات بھی پہلے جوتے کی مرمت کیا کرتا تھا۔ جس نے اس بیت پیشہ کے اوقات فرصت میں علم طبیعات کو پڑھنا و سیکھنا شروع کیا اور اس مشکل علم کے تمام اہم شاخوں پر عبور حاصل کیا۔ منجملہ اُس کے تجربات کے ایک دوا کا نام **برنز ایڈورڈوی** ہے۔ اس کی ایجاد پر اُسے خلعت و انعام مرحمت ہوئے اور وہ امیر کبیر ہو گیا۔

جان اسٹور خیاط تھا۔ اب بڑا بھاری مورخ ہے۔ یہ شخص اپنی عمر کے اکثر حصوں میں ایک چھوٹا تاجر بھی رہا **جیکسن** مصور بھی کپڑے سیا کرتا تھا۔ **سر جان ہاک وڈ** جس کے اعزاز و سربلندی کی یہ حالت ہے کہ ایڈورڈ سوئم شاہ انگلستان نے اُسے نائٹ کا خطاب مرحمت کیا۔ حالانکہ یہ خطاب فی الواقعہ اُن کی بہادری و جرأت کا مختصر صلہ تھا۔ پہلے ایک درزی کی دوکان پر نوکر تھا۔

ہابسن امیر البحر بھی خیاط تھا۔ پہلے ایک درزی کا محرر تھا۔ ایک نیا جہاز ایک جزیرہ کو جا رہا تھا اُس گاؤں کے ساحل پر جہاں یہ ملازم تھا اس جہاز نے لنگر کیا۔ یہ اپنے ہمسن رفقا کے ساتھ اس جہاز کا تماشہ دیکھنے کے لئے دوڑا۔ اس عظیم الشان منظر جہاز رانی کو دیکھ کر اُس کے دل میں یکایک بحری سفر کا ولولہ پیدا ہوا اور فوراً ایک کشتی پر سوار ہو جہاز ران سے ملا اور بہ حیثیت والنٹیر بھرتی ہو گیا۔ چند سال بعد وہ اپنے وطن مالوف کو اعزاز و خوش قسمتیاں ساتھ لے کر واپس آیا اور اس نے لذیذ و نفیس کھانے اُسی جھونپڑے میں بیٹھ کر کھائے۔ جہاں رہ کر اس نے درزی کی محرری کی تھی۔

کچھ شک نہیں سب سے بڑا خیاط **انڈریو جانسن** تھا جو امریکہ کا پریذیڈنٹ (امیر مجلس) ہو چکا ہے۔ یہ شخص حقیقت میں ایک غیر معمولی صاحب عزم و استقلال تھا۔ ساتھ ہی اس کے طباعی و ذہانت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس نے اپنی عظیم الشان اسپیچ میں بیان کیا۔ مجھے آج یہ بات ایک درزی کی دوکان سے نصیب ہوئی ہے کہ اس ملک کا حاکم بنایا گیا ہوں۔ بعض لوگ کہیں گے کہ ہمارا پریسیڈنٹ ایک

درزی نکلا۔ یہ ملامت میرے حوصلوں میں ہرگز خلل انداز نہیں ہے۔ کیونکہ جب میں درزی تھا تب بھی عمدہ کاریگر تھا۔ اپنے خریداروں سے سچا وعدہ کیا کرتا تھا۔ جو کام بناتا اُن کو پسند آتا اور اب کہ پریسیڈنٹ ہوں تو بھی اپنی ذمہ داریوں کو خوب پہچانتا ہوں۔

کارڈنل ولزلی۔ ڈیفو۔ اکن سائڈ۔ کرکی۔ ولوہٹ یہ سب قصاب تھے۔ اُس بڑے ناموں میں جو اسٹیم انجن کی اہم ایجاد میں شریک ہیں **نیوکامن۔ وائٹ اسٹیفنس** ہیں۔ پہلا ان میں کا لوہار دوسرا آلات ریاضی کا کاریگر۔ تیسرا ایک انجن کا دھواں نکلنے والا تھا۔ **ہننگڈن** ایک کوئلہ کی کان میں مزدور **ہیوک** نجار۔ آخرکار دولتمند ہوگئے۔

بقن امیر البحر نے اپنی زندگی فن سے شروع کی **ہرشل** علم ہیئت کا حکیم فوج میں پہلے باجا بجانے پر نوکر تھا **سر طامس لارنس** ہندوستان کا گورنر جنرل پہلے ایک سرائے کا بھٹیارہ تھا۔ **میکائیل فراڈے** ایک لوہار کا لڑکا تھا۔ پہلے ایک جلد ساز کی دوکان پر نوکر تھا۔ ۲۲ برس کی تجارت کے بعد ایک بڑا اجارتی فلسفی نکلا اور اپنے قدیم مالک سے عزت میں۔ دولت میں ہزار درجے بڑھ کر ثابت ہوا۔ **سر ہمفری ڈیوی** بعض نہایت مشکل و دشوار مسائل طبیعات کو روشن و درخشاں کرنے میں کامیاب ہوا تھا یہ بھی ایک ادنےٰ درجہ کا آدمی تھا۔

ان لوگوں میں جو علم نجوم کے ستارے گنے جاتے ہیں ہم **کاپرنشش** کو پاتے ہیں جو ایک نانبائی کا لڑکا تھا **پاگیپلر** ایک جرمنی پاسبان کا لڑکا تھا اور **ڈی الیمبرٹ۔ نیوٹن۔ کیپ لس**۔ یہ تینوں معمولی کاشتکاروں کے لڑکے تھے۔ باوجود ابتدائی عمر کے مصائب و مشکلات کے ان منتخب روزگار لوگوں نے خالص و پائیدار شہرت محض محنت و ذکاوت سے حاصل کی جس کو تمام دنیا کی دولت نہیں خرید سکتی۔ دولتمندی کے وجود نے ثابت کیا ہے کہ بجائے اس کے کہ باعث آرام ہو آزار رساں و تکلیف کا موجد ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ چھوٹی حیثیت میں پیدا ہوئے اور پھر اپنے دست قدرت کی کارسازی سے عروج حاصل کیا۔

یورپ کے ملک کی تاریخ میں بڑے لوگ اکثر چھوٹے چھوٹے آدمیوں کی اولاد میں ہوئے ہیں۔ ان میں ہم **ڈریک۔ نلسن فاتح۔ نیک۔ پلی فیر۔ بل** کو ایجاد و اختراع میں **رینالڈس۔ ویلکی کالنس۔** کو انشاپردازی میں **ہتھرلو۔ کیمبل** کو قانون میں۔ **اڈیسن۔ طامسن۔ گولڈ اسمتھ۔ ٹنی سن۔ کلیرج** کو فلسفہ میں **لارڈ ہارڈنگ۔ کرنل ایڈورڈ میجر ہاڈس** کو پولیٹیکل قابلیتوں میں درخشاں پاتے ہیں۔ یہ سب چھوٹے چھوٹے پادریوں اور واعظوں کی بڑی بڑی اولادیں ہیں۔

ہندوستان میں انگلستان کے پایۂ سلطنت کو انہیں چھوٹے چھوٹے لوگوں کی اولاد نے مضبوط کیا ہے **لارڈ گفرڈ** ایک پنساری کا بیٹا تھا **اڈمنڈ برک** جادو بیان و مقرر وکیل **اسٹیفن** انجنیر **سکاٹ ورڈ سورتھ۔ سومرس** یہ سب وکیلوں کے محرر تھے۔ **سر ولیم بلیک اسٹون** ایک ریشم سلجھانے والے کا لڑکا تھا۔ **لارڈ ڈنیمن** ایک حکیم۔ **ٹالفورڈ** ایک مشہور جج پہلے شراب بنا کر بیچا کرتا تھا۔ **لیرڈ** محقق یادگار شہر نینوا لندن کے ایک معمولی وکیل کے یہاں محرر تھا۔ **ولیم آرم اسٹرانگ** موجد مشین آب روانی (ہتفنی) بھی پہلے ایک محرر تھا **ملک الشعرا ملٹن** لندن کے ایک معمولی آدمی کا لڑکا تھا +

(از خلاصہ)

زرافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

خبریں

قسطنطنیہ ۱۳ اکتوبر۔ معاہدہ مدانیہ پر دستخط ہو جانے اور عصمت پاشا کے یقین دلانے کے باوجود کہ فوجیں غیر جانبدار علاقہ کو نہیں بڑھینگی ورد جانے شمال میں چار ہزار ترکوں نے آج صبح سرحد کو عبور کیا اور چند میل تک سیرین کے علاقہ میں بڑھ گئے۔

جنرل ہیرنگٹن نے فوراً ایک ہوائی جہاز میں جس سے ایک پیغام ترک کمانڈر کے لئے پھینکا گیا جس میں یہ درج تھا کہ غیر جانبدار علاقہ میں مداخلت بے جا نہ کرو اور ایشیائی ساحل کے برطانوی کمانڈر نے اس قسم کا ایک پیغام ایک قاصد کے ہاتھ سفید جھنڈے کے ساتھ بھیجا جنرل ہیرنگٹن نے کمال پاشا و عصمت پاشا کو تار دیئے اور توجہ دلائی کہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ممکن ہے کہ یہ نقل و حرکت مقامی ترک کمانڈر نے اعلیٰ احکام کی منظوری کے بغیر کی ہو۔ لیکن جو لوگ ترکوں کی چالوں سے واقف ہیں وہ اس خلاف ورزی کو سنجیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ترک اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ قسطنطنیہ کے قریب جا پہنچیں تاکہ یہ مطالبہ کر سکیں کہ معاملات مشرق قریبہ کی کانفرنس سے پہلے اتحادی فوجیں قسطنطنیہ کو خالی کر دیں ❊

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ تمام یونان میں مارشل لا نافذ کیا گیا ہے اتھینز سے ایک نیم سرکاری خبر لنڈن میں پہنچی ہے کہ گورنمنٹ یونان نے صلح ہنگامی کی شرائط منظور کر لی ہیں۔ لہذا یونانی ڈیلیگیٹ شنبہ کے روز معاہدہ پر دستخط کرینگے۔

اتھینز ۱۳ اکتوبر۔ قسطنطنیہ کا یونانی ہائی کمشنر عارضی صلح کے معاہدہ پر یونان کی طرف سے دستخط کریگا۔

قسطنطنیہ ۱۲ اکتوبر۔ ترکی حلقوں میں معاہدہ مدانیہ پر دستخط ہونے کی تقریب میں پھریرے لہرانے لگے بہت

سے لوگ اس معاہدہ پر اس وجہ سے اظہار مسرت کر رہے ہیں کہ برطانیہ کے ساتھ لڑائی نہیں ہوئی۔ ترکی نوجیں غیض سے واپس آگئی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمال معاہدہ پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن علاقہ چناق میں ابھی تک فوج پیچھے نہیں ہٹائی گئی۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ لارڈ کرزن نے برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سر ہوریس سوبولڈ اور سر چارلس ہیرنگٹن کو ایک تار بھیجا ہو جس میں اُن کو اس امر پر مبارکباد دی ہے کہ انہوں نے مشرق قریب کے تصفیہ کرانے میں بڑی دانشمندی اور تدبر سے کام لیا ہے۔

ایتھنز ۱۲ اکتوبر۔ معاہدہ مدانیہ پر دستخط ہونے کی خبریاں بڑی بے پروائی سے سُنی گئی ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس خرابی سے مفر نا ممکن تھا۔ اس معاہدہ پر دستخط کرنے سے پیشتر گورنمنٹ یونان ڈیلیگیٹوں کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ اس وقت جبکہ مشرق قریب کے جھگڑے عارضی طور پر فیصل ہو گئے ہیں۔ پیرس کے اخبارات نے تاوان جنگ کا سوال نئے سرے سے کھڑا کر دیا ہے۔ ان اخبارات نے لکھا ہو کہ تاوان جنگ کی کمیشن کے آئندہ اجلاس میں اس صورت معاملات پر خاص طور سے توجہ کرنی چاہیے جو مارک کی قیمت کے کم ہو جانے سے پیدا ہو گئی ہے۔ ایم پانقو نے ایک ملاقات کے دوران میں جرمن اخبارات کے اس خیال کی تردید کی کہ ایم پانقو کے تقرر سے سخت کارروائیاں عمل میں آنی شروع ہو جائینگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں اس سوال پر غیر جانبدارانہ طریقہ سے غور کرونگا۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ معاہدہ عراق کے اندر برطانیہ نے یہ ذمہ لیا ہے کہ بوقت ضرورت برطانیہ شاہ فیصل کو فوجی امداد دیگا۔ نیز جب ضرورت ہوگی تو عراق مالی مدد کریگا۔ اس طور سے عراق اُن ذمہ داریوں سے جو اس پر عاید ہیں بتدریج سبکدوش ہو جائیگا۔ عراق میں مشیروں کی اور اولوالعزمی میں دست اندازی کرنے کی بابت کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی۔ فوجی اور مالی امداد کے متعلق خاص عہدنامے ہونگے۔ جن کے مضمون سے قوموں کی لیگ کی کونسل کو مطلع کیا جائیگا۔

ڈیلی میل اس عہدنامہ عراق پر سخت حملہ کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ پارلیمنٹ کو چاہیے کہ اسے مسترد کر دے۔

ٹائمز لکھتا ہے کہ اس عہدنامے سے عراق عرب میں برطانوی ذمہ داریاں بجائے کم ہونے کے بڑھ جائینگی اور مدادمت حاصل کریگی۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ عہدنامہ سلطنت برطانیہ کے لئے غیر مفید ہے۔ نیز قوموں کی لیگ پر اس کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔

مارننگ پوسٹ شرائط معاہدہ پر اعتراض نہیں کرتا۔ لیکن یہ نکتہ چینی کرتا ہے کہ عراق کے عربوں کے تعصبات کے ساتھ برطانیہ کا طرزعمل اس سے بالکل مختلف ہے جو فلسطین کے عربوں سے برتا جاتا ہے۔

برلن ۱۲۰ اکتوبر۔ پریسیڈنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہو کہ ممالک غیر کے سکوں کی بیع کرنا جرم سمجھا جائیگا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مارک کی قیمت گھٹتی جاتی ہے۔ جو لوگ بیرونی سکے فروخت کرتے ہیں خریدنے سے پہلے بنکوں کو اُن کی شناخت کر لینی چاہیے۔ جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے اُن کو ۲ سال کی قید اور جس رقم کا سودا کرینگے اُس سے دس گنے جرمانہ کی سزا دی جائیگی۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ آج لنڈن میں مارک کی قیمت ۱۰۵۰۰ مارک فی پونڈ ہے۔ بعد میں مارک کی قیمت ۱۲۳۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

برلن ۱۳ اکتوبر۔ لوکل انیزر لکھتا ہے کہ مارک کی قیمت کو درستی پر لانے کے لئے گورنمنٹ نے حسب ذیل تجاویز اختیار کی ہیں۔

(۱) بیعنی اور رجوع کرنے کے لئے کوئی بیرونی سکہ نہ خریدا جائے نہ بیچا جائے۔

(۲) ۴۰ کروڑ طلائی مارک کے خزانہ کی ہنڈیاں ۲ فیصدی سود کے نرخ سے جاری کی گئیں تاکہ تجارت برآمد کے لئے ضمانت کا کام دے۔

مدانیہ ۱۱ اکتوبر۔ آج صبح ۷ بجکر ۴ منٹ پر معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس میں قرارداد یہ ہے کہ تھریس ۱۵ دن کے اندر خالی کیا جائیگا اور ۳۰ روز کے اندر ترکی حکومت وہاں قائم ہو جائیگی۔ ترکوں کی جنڈارمہ فوج تھریس میں ۸ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی اور دریائے میرٹزا کے مغربی کنارے پر اتحادیوں کی فوج قایم رہیگی اور آبناؤں سے ۱۵ کلومیٹر پر جو خط ہوگا اُس کے اندر ایک غیر جانبدار علاقہ قرار دیا جائیگا۔

فریقین نے منظور کیا کہ کمک کا روانہ کرنا اور قلعبندیاں روک دینگے۔ یونانی ڈیلیگیٹ نے اپنے دستخط اس عذر پر نہیں کئے کہ جو ہدایات ہم کو ملی ہیں شرائط اُن کے مطابق نہیں ہیں۔

مدانیہ ۱۱ اکتوبر۔ کل شام کو کانفرنس کی کارروائی اس طور پر شروع ہوئی کہ پہلے سر چارلس ہیرنگٹن نے تقریر کی اور ۹ اکتوبر کو جو شرائط پیش کی گئی تھیں اُن کو دہرایا اور کہا کہ ترکوں کے لئے جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ قطعی ہیں۔ جنرل ہیرنگٹن اور عصمت پاشا کے مابین جو بات چیت ہوئی وہ آشتی کے لہجہ میں تھی۔ جنرل ہیرنگٹن نے اس بات پر زور دیا کہ ترک اگر غیر جانبدار علاقے میں قدم بڑھائینگے تو اُن کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ بجہتیکہ انگریزوں کے پاس بہت اعلیٰ فوج بڑے بڑے جنگی جہاز اور توپیں اور ہوائی بیڑا موجود ہے اور وہ بڑے خطرناک دشمن ثابت ہونگے۔ لیکن اس تمام جنگی طاقت کا ایسے وقت استعمال میں لانا جبکہ صلح کی کانفرنس ہونے والی ہے نہایت افسوسناک ہوگا۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ انگورہ مناسب جواب دیگا +

(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے) میرے خانۂ دل کو سیاہ کرنے والا تو ہی ہے۔

ایوب - ابا جان - بد دعا نہ دیجئے مجھ کو زیادہ رسوا نہ کیجئے - میں اپنی عادت سے مجبور ہوں۔

منصور۔ احسان فراموش عیش دنیا میں مدہوش ابلیس تو نے دنیا میں میرا نام ڈبویا۔ مجھے دین و دنیا سے کھو دیا۔ (سودابہ کی طرف اشارہ کرکے) اس ڈائن کو اپنے گھر بسایا۔ خاندانی حرمت کو خاک میں ملایا۔ غریب محمود کو پامال کر دیا۔ مجھ کو پابند ملال کر دیا۔ او کندۂ ناتراش بد معاش۔ اپنے بیٹے پر ظلم کرتا ہے اور اپنے باپ کی بد دعاؤں سے ڈرتا ہے۔ تجھ کو کس بات کا غرور ہے کیا نشۂ دولت کا سرور ہے؟ میں اس کا ابھی فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ بیٹا محمود لانا قلم دوات (محمود قلم دوات لیکر آتا ہے۔ منصور کاغذ پر لکھ کر پڑھتا ہے۔)

منکہ منصور سراپا قصور۔ ضعیف العمری کی حالت میں ہوں۔ میرا ہر نفس چراغ سحری ہے۔ خدا معلوم دنیا سے کب سفر درپیش ہے۔ اس خیال سے کہ میرے بعد وراثت کا کوئی جھگڑا برپا نہ ہو۔ میں اپنی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ اپنے نبیرہ مسمی محمود کے نام لکھتا ہوں۔ اس میں کوئی رشتہ دار شامل نہیں۔ کسی کو دخل کا حق حاصل نہیں۔

العبد۔ منصور رئیس اعظم۔

ایوب - میرا حق نہ کیجئے فراموش۔

منصور۔ بس بے ادب خاموش

ہندوستانی خواتین

یہ تو عوام الناس میں رائج ہے کہ مستورات مردوں کی حد سے دور چلی گئی ہیں یعنی بالفاظ دیگر وہ مردوں کے حلقہ میں محدود نہیں۔ تاہم میری رائے کسی قدر اس کے برخلاف ہی ہے۔ ہاں یہ تو بالکل درست ہے کہ مستورات نے مغربی تعلیم و لباس اور طرز رہائش پاکر خود کو آرام طلب اور کاہل الوجود بنا لیا ہے اور ابو نکم چندر چٹرجی کا قانون تعزیرات شادی بھی بالکل درست اور قابل مطالعہ ہے۔ انہوں نے دیباچہ میں یوں لکھا ہے۔ "چونکہ عورتوں کے سرکش شوہروں اور دیگر مردوں پر (جو عورتوں کے حقوق تسلیم نہیں کرتے) حکومت کرنے کے لئے خاص قانون کی ضرورت ہے۔ اس لئے قانون تعزیرات شادی" وضع کیا جاتا ہے"۔ یہ تو تمسخر آمیز لہجہ میں تحریر کیا گیا تھا۔ مگر یہ درست بھی ہے۔ یہ تو ہر کس پر پوری طرح سے روشن ہے کہ عورتیں تصور کرتی ہیں کہ وہ ایک جدا ہستی ہیں اور ان کو آرام طلبی۔ بے کاری۔ کاہل الوجودی۔ عیش و عشرت تمام خدا داد نعمتیں حاصل ہیں۔ اگرچہ یہ سب وجوہات درست ہیں۔ مگر موجودہ زمانہ کے مردوں نے بھی تردید ہی کر کے دکھائی ہے جو بدسلوکی اور بدتہذیبی عورتوں کو پیش آرہی ہے وہی جانتی ہیں جن کے اوپر حادثہ گذرتے رہتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ یہ بے رحمی ہر ایک عورت کے ساتھ وقوع میں نہیں آتی مگر تو بھی زیادہ تر ایسے ہی معاملے درپیش رہتے ہیں۔ یہاں تک نوبت آپہنچی ہے کہ شائستہ اور اعلیٰ تعلیم یافتوں کے گھروں میں بھی مستورات کے ساتھ انسانیت کے خلاف سلوک ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر لوگ شادی شدہ مستورات کی قیمت زر خرید غلام سے زیادہ نہیں سمجھتے ہیں۔ ایں ہمہ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ "عورت مرد کا آدھا جسم ہے"۔ مگر اس بدسلوکی سے یہی ثابت ہوا ہے کہ مشاہیر نے غلط و مہمل کہا ہے۔ کیونکہ چشم دید واقعات سے معلوم ہوا ہے اکثر مستورات غلامی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ جس کے نتائج یہ ہیں کہ وہ کمزور بدن بیمار اور دنیا کے حالات (خاصکر موجودہ حالات) سے بے بہرہ رہتی ہیں۔ اولاً۔ مرد شادی کے بعد عورت کو عروج کے زینہ پر چڑھائے جاتے ہیں اور پھر یک لخت زینہ سے نیچے پھینک دیتے ہیں۔ . . . . . .

. . . .

شادی سے پیشتر اسی عورت کو . . . "بیوی" کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر جب عورت کا مرد سے نکاح ہو گیا تو مرد عورت کی طرف سے اکثر بے فکر ہو جاتا ہے۔ عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اٹھانے اور قید اور غلام رہنے کے فرض مقرر کرتا ہے۔ مگر اپنے لئے تمام آزادی اور خوشحالی پسند کرتا ہے۔ اکثر حالتوں میں بعد شادی مرد انہیں بیویوں کے آرام و آسائش کی طرف سے بالکل بے فکر ہوتے ہیں

جو جو شوہر اپنی بیویوں کی بیقدری کرتے ہیں جو بیویوں کا حق ان کو نہیں دیتے ہیں۔ جو اپنی بیویوں کی قدر و منزلت سے بے خبر ہیں ان کو ذیل کے بزرگوں کے اقوال سناتے ہیں کہ ان کو ان کی قدر و منزلت معلوم ہو۔

ڈاکٹر شرگ کا قول ہے "خدا کی دوسری نعمتوں میں مجھے اپنی بیوی زیادہ قابل قدر معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ مصیبت کے وقت میری مدد کرتی ہے اور جب میں مشکلات سے گھبرا جاتا ہوں تو وہ میری دلجوئی کرتی ہے وہ میری ایسی نگران رہتی ہے کہ اس کی رفاقت سے مجھے یقین ہے کہ کوئی برا کام نہ کر سکونگا"۔

امیر المومنین عمر ابن الخطاب کا قول ہے "ایمان کے بعد بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں"۔

حضرت محمد پیغمبر اسلام فرماتے ہیں "تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جو اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں"۔

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا قول ہے "میاں بیوی کا عجیب رشتہ ہے کہ مرد و عورت کا نکاح ہو جانے سے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات کسی اور رشتہ میں نہیں پائی جاتی . . . ـــ مال مشترک

گھر مشترک۔ کھانا پینا مشترک۔ اولاد مشترک۔ خوشی مشترک رنج و غم مشترک"۔

ارشن لوتھر کہتا ہے"۔ اگر میں کیسی ہی مفلسی کی حالت میں ہوں۔ لیکن اگر مجھ کو دنیا کا تمام خزانہ بھی دیدے تو میں اپنی بیوی سے مبادلہ نہ کروں۔ دنیا میں وہ سب سے زیادہ خوش نصیب ہے جس کی بیوی عصمت مآب ہو اور جس کے ساتھ وہ عیش سے زندگی بسر کر سکے"۔

فریڈی کہتا ہے" جیسا آرام مجھے اپنی بیوی سے ملا ہے۔ حقیقت میں کسی سے نہیں ملا"۔ ناقعاذ اجنالہ

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ

لمیٹڈ۔ لاہور

مسیحوں کا اپنا بیمہ فنڈ ہے جس میں ہر قوم ملت اور فرقے کے مسیحیوں کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ منافع کے مالک بھی ممبران فنڈ ہی ہیں۔ رسابقہ تخمینہ مالیت پانچ سال میں بیس ہزار روپیہ کا منافع ہوا۔ اخراجات بہت ہی کم رکھے گئے ہیں حتیٰ کہ ڈائرکٹران فنڈ بلا معاوضہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ زندگی کا بیمہ تین اقسام میں منقسم ہے۔ بیواؤں و یتیموں کے لئے پنشن۔ بچوں کے تعلیمی وظائف۔ بڑھاپے کی پنشن کم حیثیت اشخاص کے لئے چار آنہ ماہوار تک بیمہ کیا جاتا ہو رقوم چندہ مقابلتہً کم رکھی گئی ہیں۔ اڑھائی لاکھ روپیہ پنشنوں اور رقوم حق رسی اب تک ادا کیا جا چکا ہے۔ سرمایہ قریباً تین لاکھ۔ زرِ ضمانت قریباً سوا لاکھ سرکار میں جمع ہے۔ ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

فیلڈ سکریٹری (پنجاب)

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ

لاھور

کرسچن بک سٹور لودیانہ

آردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	ار
دوسری	۳ر	تہوار	ار
صحت جسمی	۴ر	اسلام میں مسیح	ار
تیر نظر	ار	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلۃ التخلیق	۶ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۸ر	دو سوال	۳ر

المشتہر

مینجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور حیرت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

مضمون نگار صاحبان کو اپنے مضمون خوشخط لکھنے چاہئیں

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے۔

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۴ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ حصہ ہائی کے طالب علم برای حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅓ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری۔ وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکشنا ما عــہ سے مالـہ تک کرو کونول عــہ سے عــہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینجر نورافشان

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا۔